تقریظ

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب مدظلہم

جمع وترتیب

محمد عمر انور

استاذ جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

زمزم پبلشرز

استخارہ سُنت کے مطابق کیجیے

از: محمد عمر انور

پیشکش: طوبیٰ ریسرچ لائبریری

معاونِ خاص: مولانا حبیب اللہ اختر

toobaa-elibrary.blogspot.com/

زمزم پبلشرز

ترجمہ آیت : اور اللہ ہی پر توکل کرنا چاہیے بھروسہ کرنے والوں کو۔

شعر : ہم نے اپنا سب کچھ تیرے سپرد کر دیا، کمی زیادتی کے حساب سے تو بخوبی واقف ہے۔

استخارہ

2011-۱۴۳۲

زمزم پبلشرز

Shahzeb Centre, Gawali Line # 3,
Near Muqaddas Masjid, Urdu Bazar,
Karachi-Pakistan. Postal Code:74200
Tel: +92-21-32760374 Fax: +92-21-32725673
E-mail: zamzam01@cyber.net.pk
Web: zamzampub.com

استخارہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Jamia-tul-Uloom-il-Islamiyyah
Allama Muhammad Yousuf Banuri Town
Karachi - Pakistan

جامعة العلوم الإسلامية

Ref No. ____________ Date: ____________

تقریظ

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم أما بعد:

استخارہ مسنون عمل ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام علیہم الرضوان کو استخارہ کی باقاعدہ تعلیم دیا کرتے تھے، استخارہ کرنا سعادت مندی اور نہ کرنا یا اسے ترک کردینا محرومی کی علامت ہے، ایک حدیث شریف میں آتا ہے کہ استخارہ کا اہتمام کرنے والا ناکام نہیں ہوتا اور مشورے کا اہتمام کرنے والے کو شرمندگی نہیں اٹھانی پڑتی۔

اس وقت امت مسلمہ کا اجتماعی المیہ یہ ہے کہ وہ اس مسنون عمل سے بے خبر ہے، دوسری طرف استخارے کے نام پر مختلف لوگوں نے کئی خرافات متعارف کروا رکھی ہیں جو سادہ لوح

مسلمانوں کو دھوکہ دے کر ان سے مال ہتھیانے میں مصروف ہیں۔

ایسے مواقع پر اہل علم کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ استخارے کی حقیقت، اس کا مسنون طریقہ اور اس کے فوائد وثمرات کو عام فہم انداز میں پیش کریں، اس سے جہاں عوام الناس کی صحیح دینی رہنمائی ہوگی وہاں ایک سنت کا احیاء بھی ہوگا اور دین ناآشنا دور میں کسی سنت کا احیاء کرنا مقام شہادت پانے کے مترادف ہے۔

اللہ تعالی علماء دین کو جزائے خیر عطا فرمائے انہوں نے اس موضوع پر مختصر ومفصل کئی کتابچے اور رسالے مرتب فرمائے ہیں جن سے امت فائدہ اٹھا رہی ہے، اکابر امت کے انہی علمی جواہر پاروں سے استفادہ کرتے ہوئے ہماری جامعہ کے استاذ عزیزم مولوی محمد عمر انور سلمہ نے استخارے کے موضوع پر ایک مضمون لکھا تھا جو ماہ نامہ "بینات" میں شائع ہوا، "بینات" کی اشاعت میں شامل ہونے کی وجہ سے اور عوام الناس کے لیے عام فہم زبان اور سہل انداز میں ہونے کی وجہ سے یہ مضمون بہت پسند

کیا گیا، کئی معاصر رسالوں نے اسے شاملِ اشاعت بھی کیا، یہ پذیرائی اس مضمون کے قابلِ استفادہ ہونے کی دلیل ہے۔

عزیزم مولوی محمد عمر انور کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے انہوں نے امت کی طلب وضرورت کے پیشِ نظر اس مضمون کو طبع کر کے شائع کرنے کا اہتمام کیا ہے، اللہ تعالیٰ اس مفید کوشش کو بارآور فرمائے، موصوف کو اس قسم کے کاموں کی مزید توفیق نصیب فرمائے اور ان کے علم وعمل میں برکت وترقی مقدر فرمائے، آمین

وصلی اللہ وسلم علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ أجمعین

عبدالرزاق اسکندر

ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

رئیس جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

۱۴۳۲/۴/۲۴ھ

عرضِ مُرتّب

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم، أما بعد:

بزرگوں سے سنا ہے کہ انسان سنت نبوی ﷺ سے جتنا دور ہوتا جاتا ہے اتنا ہی بدعات اور گمراہیوں میں گھرتا چلا جاتا ہے، جیسے جیسے وقت گذرتا جارہا ہے اسلام کی سادہ اور آسان تعلیمات کے بارے میں بخوبی اس کا مشاہدہ بھی سامنے آرہا ہے کہ زندگی کے جس گوشے میں بھی سنت طریقے کو چھوڑا گیا وہاں خرابیوں نے جنم لیا اور پھر وہ آسان کام مشکل اور زحمت بن گیا اور اس کے پورا کرنے میں دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا، اس وقت استخارہ کے ساتھ بھی اسی قسم کا معاملہ ہوتا جارہا ہے، استخارہ کا طریقہ حدیث نبوی میں صراحت کے ساتھ موجود ہے لیکن عوام میں "استخارہ" کا آسان اور مسنون عمل شعبدہ بازی اور جادو کی سی حیثیت اختیار

کر چکا ہے، استخارہ کیا ہے؟ اس کی حقیقت اور مقصد کیا ہے؟ استخارہ کب کرنا چاہیے؟ پیش نظر کتاب میں استخارہ سے متعلق اہم اہم باتوں کو حدیث نبوی ﷺ اور حضرات علماء کرام کی تشریحات کی مدد سے جمع کر دیا گیا ہے، ساتھ ہی استخارہ سے متعلق مختلف قسم کی جو غلط فہمیاں پیدا ہو گئیں ہیں ان کی بھی اس میں نشاندہی کر دی گئی ہے، یہ مضمون ماہنامہ "دارالعلوم" دیوبند، "بینات" جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن، "الحق" دارالعلوم حقانیہ اور "الفاروق" جامعہ فاروقیہ جیسے وقیع جرائد میں بھی شائع ہوا، دعا ہے کہ اللہ تعالی اس کوشش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور ہم سب کو دین کی صحیح سمجھ اور اس کے مطابق عمل کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

إن أريد إلا الإصلاح ما استطعت وما توفيقي إلا بالله

محمد عمر انور

جامعۃ العلوم الاسلامیۃ

علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن

خیر اور بھلائی طلب کرنا

استخارہ کا مطلب ہے کسی معاملے میں خیر اور بھلائی کا طلب کرنا، یعنی روز مرہ کی زندگی میں پیش آنے والے اپنے ہر جائز کام میں اللہ تعالی کی طرف رجوع کرنا اور اللہ سے اس کام میں خیر، بھلائی اور رہنمائی طلب کرنا، استخارہ کے عمل کو یہ سمجھنا کہ اس سے کوئی خبر مل جاتی ہے تو یہ بہت بڑی غلط فہمی ہے جس کی وجہ سے کئی غلط فہمیوں نے جنم لیا جن کا تفصیل سے تذکرہ آگے آرہا ہے، استخارہ ایک مسنون عمل ہے، جس کا طریقہ اور دعا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث میں منقول ہے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو ہر کام سے پہلے

اہمیت کے ساتھ استخارے کی تعلیم دیا کرتے تھے، حدیث کے الفاظ پر غور فرمایے حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

اذا هم احدكم بالامر فليركع ركعتين من غير الفريضة

بخاری

ترجمہ جب تم میں سے کوئی شخص کسی بھی کام کا ارادہ کرے تو اس کو چاہیے کہ فرض نماز کے علاوہ دو رکعت نفل پڑھے۔

استخارہ حدیث نبوی کی روشنی میں

1. عن جابر بن عبد الله رضى الله تعالى عنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعلمنا الاستخارة فى الامور كلها كما يعلمنا سورة من القرآن

ترمذی

ترجمہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کو تمام کاموں میں استخارہ اتنی اہمیت سے سکھاتے تھے جیسے قرآن مجید کی سورت کی تعلیم دیتے تھے۔

استخارہ نہ کرنا محرومی اور بدنصیبی ہے

ایک حدیث میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

2. من شقوة ابن آدم تركه استخارة الله

مجمع الاسانید

یعنی اللہ تعالی سے استخارہ کا چھوڑ دینا اور نہ کرنا انسان کے لیے بدبختی اور بدنصیبی میں شمار ہوتا ہے۔

اسی طرح ایک حدیث میں حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

۳ عن سعد بن وقاص عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: من سعادۃ ابن ادم استخارتہ من اللہ ومن شقاوتہ ترک الاستخارۃ و من سعادۃ ابن ادم رضاہ بما قضاہ اللہ ومن شقوۃ ابن ادم سخطہ بما قضی اللہ۔

مشکوۃ

ترجمہ انسان کی سعادت اور نیک بختی یہ ہے کہ اپنے کاموں میں استخارہ کرے اور بد نصیبی یہ ہے کہ استخارہ کو چھوڑ بیٹھے، اور انسان کی خوش نصیبی اس میں ہے کہ اس کے بارے میں کیے گئے اللہ کے ہر فیصلے پر راضی رہے اور بدبختی یہ ہے کہ وہ اللہ کے فیصلے پر ناراضگی کا اظہار کرے۔

استخارہ کرنے والا ناکام نہیں ہوگا

ایک حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

۴ ما خاب من استخار وما ندم من استشار

طبرانی

یعنی جو آدمی اپنے معاملات میں استخارہ کرتا ہو وہ کبھی ناکام نہیں ہوگا اور جو شخص اپنے کاموں میں مشورہ کرتا ہو اس کو کبھی شرمندگی یا پچھتاوے کا سامنا نہ کرنا پڑے گا کہ میں نے یہ کام کیوں کیا؟ یا میں نے یہ کام کیوں نہیں کیا؟، اس لیے کہ جو کام کیا وہ مشورہ کے بعد کیا اور اگر نہیں کیا تو مشورہ کے بعد نہیں کیا، اس وجہ سے وہ شرمندہ نہیں ہوگا۔

اس حدیث میں جو یہ فرمایا کہ استخارہ کرنے والا ناکام نہیں ہوگا، مطلب اس کا یہ کہ انجام کے اعتبار سے استخارہ کرنے والے کو ضرور کامیابی ہوگی، چاہے کسی موقع پر اس کے دل میں یہ خیال بھی آجائے کہ جو کام ہوا وہ اچھا نہیں ہوا، لیکن اس خیال کے آنے کے باوجود کامیابی اسی شخص کو ہوگی جو اللہ تعالی سے استخارہ کرتا رہے، اسی طرح جو شخص مشورہ کرکے کام کرے گا وہ کبھی

پچھتائے گا نہیں، اس لیے کہ خدانخواستہ اگر وہ کام خراب بھی ہوگیا تو اس کے دل میں اس بات کی تسلی ہوگی کہ میں نے یہ کام اپنی خود رائی اور اپنے بل بوتے پر نہیں کیا تھا بلکہ اپنے دوستوں اور بڑوں سے مشورہ کے بعد کیا تھا، اب آگے اللہ تعالی کے حوالے ہے کہ وہ جیسا چاہیں فیصلہ فرمادیں۔ اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو باتوں کا مشورہ دیا ہے کہ جب بھی کسی کام میں کشمکش ہو تو دو کام کرلیا کرو، ایک استخارہ اور دوسرے استشارہ یعنی مشورہ۔

استخارہ کا مقصد

محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ:

''واضح ہو کہ استخارۂ مسنونہ کا مقصد یہ ہے کہ بندے کے ذمے جو کام تھا وہ اس نے کرلیا اور اپنے آپ کو حق تعالی کے علم محیط اور قدرت کاملہ کے حوالہ کردیا، گویا استخارہ کرنے سے بندہ

اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہوگیا، ظاہر ہے کہ اگر کوئی انسان کسی تجربہ کار عاقل اور شریف شخص سے مشورہ کرنے جاتا ہے تو وہ شخص صحیح مشورہ ہی دیتا ہے اور اپنی مقدور کے مطابق اس کی اعانت بھی کرتا ہے، گویا استخارہ کیا ہے؟ حق تعالی سے مشورہ لینا ہے، اپنی درخواست استخارہ کی شکل میں پیش کردی، حق تعالی سے بڑھ کر کون رحیم وکریم ہے؟ اس کا کرم بے نظیر ہے، علم کامل ہے اور قدرت بے عدیل ہے، اب جو صورت انسان کے حق میں مفید ہوگی، حق تعالی اس کی توفیق دے گا، اس کی رہنمائی فرمائے گا، پھر نہ سوچنے کی ضرورت، نہ خواب میں نظر آنے کی حاجت، جو اس کے حق میں خیر ہوگا وہی ہوگا، چاہے اس کے علم میں اس کی بھلائی آئے یا نہ آئے، اطمینان وسکون فی الحال حاصل ہو یا نہ ہو، ہوگا وہی جو خیر ہوگا، یہ ہے استخارہ مسنونہ کا مطلوب! اسی لئے تمام امت کے لئے تاقیامت یہ دستور العمل چھوڑا گیا ہے''۔

دور حاضر کے فتنے اوران کا علاج

استخارہ کی حکمت

حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمہ اللہ تعالی نے اپنی شہرۂ آفاق تصنیف "حجۃ اللہ البالغۃ" میں استخارہ کی دو حکمتیں بیان فرمائیں ہیں:

۱ فال نکالنے سے نجات اور اس کی حرمت

ا پہلی حکمت یہ کہ زمانہ جاہلیت میں دستور تھا کہ جب کوئی اہم کام کرنا ہوتا مثلاً سفر یا نکاح یا کوئی بڑا سودا کرنا ہوتا تو وہ تیروں کے ذریعے فال نکالا کرتے تھے، یہ تیر کعبہ شریف کے مجاور کے پاس رہتے تھے، ان میں سے کسی تیر پر لکھا ہوتا "امرنی ربی" (میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے) اور کسی پر لکھا ہوتا "نھانی ربی" (میرے رب نے مجھے منع کیا ہے) اور کوئی تیر بے نشان ہوتا، اس پر کچھ لکھا ہوا نہیں ہوتا تھا، مجاور تھیلا ہلا کر فال طلب کرنے والے سے کہتا کہ ہاتھ ڈال کر ایک تیر نکال لے ،اگر "امرنی ربی" (کام کے حکم) والا تیر نکلتا تو وہ شخص کام کرتا

اور "نھانی ربی" (کام سے منع) والا تیر نکلتا تو وہ کام سے رک جاتا اور بے نشان تیر ہاتھ میں آتا تو دوبارہ فال نکالی جاتی، سورۃ مائدہ آیت نمبر ۳ کے ذریعے اس کی حرمت نازل ہوئی، اور حرمت کی دو وجہیں ہیں:

۱ یہ ایک بے بنیاد عمل ہے اور محض اتفاق ہے، جب بھی تھیلے میں ہاتھ ڈالا جائے گا تو کوئی نہ کوئی تیر ضرور ہاتھ آئے گا۔

۲ اس طرح سے فال نکالنا یہ اللہ تعالی پر افترا اور جھوٹا الزام ہے، اللہ تعالی نے کہاں حکم دیا ہے اور کب منع کیا ہے ؟اور اللہ پر افترا حرام ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو فال کی جگہ استخارہ کی تعلیم دی ہے، اس میں حکمت یہ ہے کہ جب بندہ رب علیم سے رہنمائی کی التجا کرتا ہے تو اپنے معاملے کو اپنے مولی کے حوالے کر کے اللہ کی مرضی معلوم کرنے کا شدید خواہش مند ہوتا ہے اور وہ اللہ تعالی کے دروازے پر جا پڑتا ہے اور اس کا دل ملتجی ہوتا ہے تو ممکن نہیں کہ اللہ تعالی اپنے بندے کی رہنمائی اور مدد نہ فرمائیں،

اللہ تعالی کی طرف سے فیضان کا باب کشادہ ہوتا ہے، اور اس پر معاملہ کا راز کھولا جاتا ہے، چنانچہ استخارہ محض اتفاق نہیں ہے، بلکہ اس کی مضبوط بنیاد ہے۔

۲ فرشتوں سے مشابہت

۲ دوسری حکمت یہ کہ استخارہ کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ انسان فرشتہ صفت بن جاتا ہے، استخارہ کرنے والا اپنی ذاتی رائے سے نکل جاتا ہے اور اپنی مرضی کو خدا کی مرضی کے تابع کر دیتا ہے، اس کی بہیمیت (حیوانیت) ملکیت (فرشتہ صفتی) کی تابع داری کرنے لگتی ہے اور وہ اپنا رخ پوری طرح اللہ کی طرف جھکا دیتا ہے تو اس میں فرشتوں کی سی خو بو پیدا ہو جاتی ہے، ملائکہ الہام ربانی کا انتظام کرتے ہیں اور جب ان کو الہام ہوتا ہے تو وہ داعیہ ربانی سے اس معاملے میں اپنی سی پوری کوشش خرچ کرتے ہیں، ان میں کوئی داعیہ نفسانی نہیں ہوتا، اسی طرح جو بندہ بکثرت استخارہ کرتا ہے وہ رفتہ رفتہ فرشتوں کے مانند ہو جاتا ہے، حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: ملائکہ کے مانند بننے کا یہ ایک

تیر بہدف مجرب نسخہ ہے جو چاہے آزما کر دیکھے۔

حجۃ اللہ البالغۃ

استخارہ کا مسنون اور صحیح طریقہ

سنت کے مطابق استخارہ کا سیدھا سادہ اور آسان طریقہ یہ ہے کہ دن رات میں کسی بھی وقت [بشرطیکہ وہ نفل کی ادائیگی کا مکروہ وقت نہ ہو] دو رکعت نفل استخارہ کی نیت سے پڑھیں، نیت یہ کرے کہ میرے سامنے یہ معاملہ یا مسئلہ ہے، اس میں جو راستہ میرے حق میں بہتر ہو، اللہ تعالی اس کا فیصلہ فرما دیں۔

سلام پھیر کر نماز کے بعد استخارہ کی وہ مسنون دعا مانگیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تلقین فرمائی ہے، یہ بڑی عجیب دعا ہے، اللہ جل شانہ کے نبی ہی یہ دعا مانگ سکتے ہے اور کسی کے بس کی بات نہیں، کوئی گوشہ زندگی کا اس دعا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑا نہیں، اگر انسان ایڑی چوٹی کا زور لگا لیتا تو بھی ایسی دعا کبھی نہ کر سکتا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تلقین فرمائی، اگر کسی کو دعا یاد نہ ہو تو کوئی بات نہیں کتاب سے دیکھ کر یہ دعا

مانگ لے، اگر عربی میں دعا مانگنے میں دقت ہو رہی ہو تو ساتھ ساتھ اردو میں بھی یہ دعا مانگے، بس! دعا کے جتنے الفاظ ہیں، وہی اس سے مطلوب و مقصود ہیں، وہ الفاظ یہ ہیں:

استخارہ کی مسنون دعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ ، وَ اَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ ، وَ اَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ ، فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَاۤ اَقْدِرُ ، وَ تَعْلَمُ وَلَاۤ اَعْلَمُ ، وَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ

اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَ مَعَاشِيْ وَ عَاقِبَةِ اَمْرِيْ وَ عَاجِلِهٖ وَ اٰجِلِهٖ ، فَاقْدِرْهُ لِيْ ، وَ يَسِّرْهُ لِيْ ، ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ

وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَ مَعَاشِيْ وَ عَاقِبَةِ اَمْرِيْ وَ عَاجِلِهٖ وَ اٰجِلِهٖ ، فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ ، وَاقْدِرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِيْ بِهٖ

بخاری، ترمذی

دعا کرتے وقت جب "هذا الامر" پر پہنچے [جس کے نیچے لکیر بنی ہے] تو اگر عربی جانتا ہے تو اس جگہ اپنی حاجت کا تذکرہ کرے یعنی "هذا الامر" کی جگہ اپنے کام کا نام لے، مثلاً "هذا السفر" یا "هذا النكاح" یا "هذه التجارة" یا "هذا البيع" کہے، اور اگر عربی نہیں جانتا تو "هذا الأمر" ہی کہہ کر دل میں اپنے اس کام کے بارے میں سوچے اور دھیان دے جس کے لیے استخارہ کر رہا ہے۔

استخارہ کی دعا کا مطلب و مفہوم

اے اللہ! میں آپ کے علم کا واسطہ دے کر آپ سے

خیر اور بھلائی طلب کرتا ہوں اور آپ کی قدرت کا واسطہ دے کر میں اچھائی پر قدرت طلب کرتا ہوں، آپ غیب کو جاننے والے ہیں۔

اے اللہ! آپ علم رکھتے ہیں میں علم نہیں رکھتا، یعنی یہ معاملہ میرے حق میں بہتر ہے یا نہیں، اس کا علم آپ کو ہے، مجھے نہیں، اور آپ قدرت رکھتے ہیں اور مجھ میں قوت نہیں۔

یا اللہ! اگر آپ کے علم میں ہے کہ یہ معاملہ (اس موقع پر اس معاملہ کا تصور دل میں لائیں جس کے لیے استخارہ کر رہا ہے) میرے حق میں بہتر ہے، میرے دین کے لیے بھی بہتر ہے، میری معاش اور دنیا کے اعتبار سے بھی بہتر ہے اور انجام کار کے اعتبار سے بھی بہتر ہے اور میرے فوری نفع کے اعتبار سے اور دیرپا فائدے کے اعتبار سے بھی تو اس کو میرے لیے مقدر فرما دیجیے اور اس کو میرے لیے آسان فرما دیجیے اور اس میں میرے لیے برکت پیدا فرما دیجیے۔

اور اگر آپ کے علم میں یہ بات ہے کہ یہ معاملہ (اس

موقع پر اس معاملہ کا تصور دل میں لائیں جس کے لیے استخارہ کر رہا ہے) میرے حق میں برا ہے، میرے دین کے حق میں برا ہے یا میری دنیا اور معاش کے حق میں برا ہے یا میرے انجام کار کے اعتبار سے برا ہے، فوری نفع اور دیرپا نفع کے اعتبار سے بھی بہتر نہیں ہے تو اس کام کو مجھ سے پھیر دیجیے اور مجھے اس سے پھیر دیجیے اور میرے لیے خیر مقدر فرما دیجیے جہاں بھی ہو، یعنی اگر یہ معاملہ میرے لیے بہتر نہیں ہے تو اس کو چھوڑ دیجیے اور اس کے بدلے جو کام میرے لیے بہتر ہو اس کو مقدر فرما دیجیے، پھر مجھے اس پر راضی بھی کر دیجیے اور اس پر مطمئن بھی کر دیجیے۔

استخارہ کتنی بار کیا جائے؟

حضرت انسؓ ایک روایت میں فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ انس! جب تم کسی کام کا ارادہ کرو تو اس کے بارے میں اللہ تعالی سے سات مرتبہ استخارہ کرو، پھر اس کے بعد (اس کا نتیجہ) دیکھو، تمہارے دل میں

جو کچھ ڈالا جائے، یعنی استخارے کے نتیجے میں بارگاہ حق کی جانب سے جو چیز القاء کی جائے اسی کو اختیار کرو کہ تمہارے لیے وہی بہتر ہے۔

مظاہر حق

بہتر یہ ہے کہ استخارہ تین سے سات دن تک پابندی کے ساتھ متواتر کیا جائے، اگر اس کے بعد بھی تذبذب اور شک باقی رہے تو استخارہ کا عمل مسلسل جاری رکھے، جب تک کسی ایک طرف رجحان نہ ہو جائے کوئی عملی اقدام نہ کرے، اس موقعہ پر اتنی بات سمجھنی ضروری ہے کہ استخارہ کرنے کے لیے کوئی مدت متعین نہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جو ایک ماہ تک استخارہ کیا تھا تو ایک ماہ بعد آپ کو شرح صدر ہو گیا تھا اگر شرح صدر نہ ہوتا تو آپ آگے بھی استخارہ جاری رکھتے۔

رحمۃ اللہ الواسعۃ

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

”دعائے استخارہ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالی

سے دعائے خیر کرتا رہے، استخارہ کرنے کے بعد ندامت نہیں ہوتی اور یہ مشورہ کرنا نہیں ہے، کیونکہ مشورہ تو دوستوں سے ہوتا ہے، استخارہ سنت عمل ہے، اس کی دعا مشہور ہے، اس کے پڑھ لینے سے سات روز کے اندر اندر قلب میں ایک رجحان پیدا ہو جاتا ہے اور یہ خواب میں کچھ نظر آنا، یا یہ قلبی رجحان حجت شرعیہ نہیں ہیں کہ ضرور ایسا کرنا ہی پڑے گا، اور یہ جو دوسروں سے استخارہ کرایا کرتے ہیں، یہ کچھ نہیں ہے، بعض لوگوں نے عملیات مقرر کر لیے ہیں دائیں طرف یا بائیں طرف گردن پھیرنا یہ سب غلط ہیں، ہاں دوسروں سے کرا لینا گناہ تو نہیں لیکن اس دعا کے الفاظ ہی ایسے ہیں کہ خود کرنا چاہیے“۔

مجالس مفتی اعظم

استخارہ کا نتیجہ اور مقبول ہونے کی علامت
استخارہ سے کس طرح رہنمائی ملے گی؟

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ استخارہ کا صرف اتنا اثر ہوتا ہے کہ جس کام میں تردد اور شک ہو کہ یوں کرنا بہتر ہے یا یوں؟ یا یہ کرنا بہتر ہے یا نہیں؟ تو استخارے کے مسنون عمل سے دو فائدے ہوتے ہیں:

1. دل کا کسی ایک بات پر مطمئن ہو جانا۔
2. اور اس مصلحت کے اسباب میسر ہو جانا۔

تاہم اس میں خواب آنا ضروری نہیں۔

اصلاح انقلاب امت

استخارہ میں صرف یکسوئی کا حاصل ہونا استخارہ کے مقبول ہونے کی دلیل ہے، اس کے بعد اس کے مقتضی پر عمل کرے، اگر کئی مرتبہ استخارہ کے بعد بھی یکسوئی اور کسی ایک جانب اطمینان نہ ہو تو استخارہ کے ساتھ ساتھ استشارہ بھی کرے یعنی اس کام میں کسی سے مشورہ بھی لے لیکن استخارہ میں ضروری نہیں کہ یکسوئی ہوا ہی کرے۔

انوار الحسن

بعض حضرات کا کہنا یہ ہے کہ استخارہ کرنے کے بعد خود انسان کے دل کا رجحان ایک طرف ہو جاتا ہے، بس جس طرف رجحان ہو جائے وہ کام کر لے، اور بکثرت ایسا رجحان ہو جاتا ہے، لیکن بالفرض اگر کسی ایک طرف رجحان نہ بھی ہو بلکہ دل میں کشمکش موجود ہو تو بھی استخارہ کا مقصد حاصل ہو گیا، اس لیے کہ بندہ کے استخارہ کرنے کے بعد اللہ تعالی وہی کرتے ہیں جو اس کے حق میں بہتر ہوتا ہے، اس کے بعد حالات ایسے پیدا ہو جاتے ہیں پھر وہی ہوتا ہے جس میں بندے کے لیے خیر ہوتی ہے اور اس کو پہلے سے معلوم بھی نہیں ہوتا، بعض اوقات انسان ایک راستے کو بہت اچھا سمجھ رہا ہوتا ہے لیکن اچانک رکاوٹیں پیدا ہو جاتی ہیں اور اللہ تعالی اس کو اس بندے سے پھیر دیتے ہیں، لہذا اللہ تعالی استخارہ کے بعد اسباب ایسے پیدا فرما دیتے ہیں کہ پھر

وہی ہوتا ہے جس میں بندے کے لیے خیر ہوتی ہے، اب خیر کس میں ہے؟ انسان کو پتہ نہیں ہوتا لیکن اللہ تعالی فیصلہ فرما دیتے ہیں۔

بس استخارہ کی حقیقت اتنی سی ہے کہ دو رکعت نفل پڑھ کر دعا مانگ لی، پھر آگے جو ہوگا اسی میں خیر ہے، کام ہو گیا تو خیر! نہیں ہوا تو خیر! دل جس طرف متوجہ ہو جائے اور جس کے اسباب پیدا ہو رہے ہوں یقین کر لیں کہ یہی میرے لیے بہتر ہے اور اگر دل کی توجہ ہٹ گئی یا اسباب پیدا نہیں ہوئے یا اسباب موجود تھے مگر استخارہ کے بعد ختم ہو گئے، کام نہیں ہو سکا تو اطمینان رکھے، اللہ پر یقین رکھے کہ اس میں میری بہتری ہوگی، اپنی طبیعت بہت چاہتی ہے مگر اللہ تعالی میرے نفع و نقصان کو مجھ سے زیادہ بہتر جانتے ہیں، اس طرح سوچنے سے ان شاء اللہ اطمینان ہو جائے گا ، اگر دل کا رجحان کسی جانب نہ ہو تو صرف اسباب کے پیش نظر جو فیصلہ بھی کرلے گا اس میں خیر ہوگی، خدانخواستہ اگر استخارہ کے بعد کوئی نقصان بھی ہو جائے تو یہ عقیدہ رکھے کہ استخارہ کی برکت

سے اللہ تعالی نے چھوٹے نقصان کے ذریعے کسی بڑے نقصان سے بچا لیا، استخارہ کی دعا میں دین کا ذکر پہلے ہے اور دنیا کا بعد میں، اس لیے کہ مسلمان کا اصل مقصد دین ہے، دنیا تو در حقیقت دین کے تابع ہے۔

استخارہ کے باوجود اگر نقصان ہو گیا تو؟!

عن مكحول الازدی رحمه الله تعالى قال : سمعت ابن عمر رضی الله تعالى عنه يقول : ان الرجل يستخير الله تبارك وتعالى فيختار له ، فيسخط على ربه عز وجل ، فلا يلبث ان ينظر فی العاقبة فاذا هو خير له

كتاب الزهد

مکحول ازدی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کا یہ ارشاد سنا، فرماتے ہیں

کہ بعض اوقات انسان اللہ تعالی سے استخارہ کرتا ہے کہ جس کام میں میرے لیے خیر ہو وہ کام ہو جائے تو اللہ تعالی اس کے لیے وہ کام اختیار فرما دیتے ہیں جو اس کے حق میں بہتر ہوتا ہے، لیکن ظاہری اعتبار سے وہ کام اس بندہ کی سمجھ میں نہیں آتا تو بندہ اپنے پروردگار سے ناراض ہوتا ہے کہ میں نے اللہ تعالی سے تو یہ کہا تھا کہ میرے لیے اچھا کام تلاش کیجیے، لیکن جو کام ملا وہ تو مجھے اچھا نظر نہیں آرہا ہے، اس میں میرے لیے تکلیف اور پریشانی ہے، لیکن کچھ عرصے بعد جب انجام سامنے آتا ہے تب اس کو پتہ چلتا ہے کہ حقیقت میں اللہ تعالی نے میرے لیے جو فیصلہ کیا تھا وہی میرے حق میں بہتر تھا، اس وقت اس کو پتہ نہیں تھا اور یہ سمجھ رہا تھا کہ میرے ساتھ زیادتی اور ظلم ہوا ہے، اور اصل بات یہ ہے کہ اللہ تعالی کے فیصلے کا صحیح ہونا بعض اوقات دنیا میں ظاہر ہو جاتا ہے اور بعض اوقات آخرت میں ظاہر ہوگا۔

اب جب وہ کام ہو گیا تو ظاہری اعتبار سے بعض اوقات ایسا لگتا ہے کہ جو کام ہوا وہ اچھا نظر نہیں آرہا ہے، دل کے

مطابق نہیں ہے، تو اب بندہ اللہ تعالی سے شکوہ کرتا ہے کہ یا اللہ! میں نے آپ سے استخارہ کیا تھا مگر کام وہ ہو گیا جو میری مرضی اور طبیعت کے خلاف ہے اور بظاہر یہ کام اچھا معلوم نہیں ہو رہا ہے، اس پر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ فرمارہے ہیں کہ ارے نادان! تو اپنی محدود عقل سے سوچ رہا ہے کہ یہ کام تیرے حق میں بہتر نہیں ہوا، لیکن جس کے علم میں ساری کائنات کا نظام ہے وہ جانتا ہے کہ تیرے حق میں کیا بہتر تھا اور کیا بہتر نہیں تھا، اس نے جو کیا وہی تیرے حق میں بہتر تھا، بعض اوقات دنیا میں تجھے پتہ چل جائے گا کہ تیرے حق میں کیا بہتر تھا اور بعض اوقات پوری زندگی میں کبھی پتہ نہیں چلے گا، جب آخرت میں پہنچے گا تب وہاں جا کر پتہ چلے گا کہ واقعۃً یہی میرے لیے بہتر تھا۔

اس کی مثال یوں سمجھیں جیسے ایک بچہ ہے، جو ماں باپ کے سامنے مچل رہا ہے کہ فلاں چیز کھاؤں گا اور ماں باپ جانتے ہیں کہ اس وقت یہ چیز کھانا بچے کے لیے نقصان دہ اور مہلک ہے، چنانچہ ماں باپ بچے کو وہ چیز نہیں دیتے، اب بچہ اپنی نادانی کی وجہ

سے یہ سمجھتا ہے کہ میرے ماں باپ نے مجھ پر ظلم کیا، میں جو چیز مانگ رہا تھا وہ مجھے نہیں دی اور اس کے بدلے میں مجھے کڑوی کڑوی دوا کھلا رہے ہیں، اب وہ بچہ اس دوا کو اپنے حق میں خیر نہیں سمجھ رہا ہے لیکن بڑا ہونے کے بعد جب اللہ تعالی اس بچے کو عقل اور فہم عطا فرمائیں گے اور اس کو سمجھ آئے گی تو اس وقت اس کو پتہ چلے گا کہ میں تو اپنے لیے موت مانگ رہا تھا اور میرے ماں باپ میرے لیے زندگی اور صحت کا راستہ تلاش کر رہے تھے، اللہ تعالی تو اپنے بندوں پر ماں باپ سے زیادہ مہربان ہیں، اس لیے اللہ تعالی وہ راستہ اختیار فرماتے ہیں جو انجام کار بندہ کے لیے بہتر ہوتا ہے، اب بعض اوقات اس کا بہتر ہونا دنیا میں پتہ چل جاتا ہے اور بعض اوقات دنیا میں پتہ نہیں چلتا۔

یہ کمزور انسان کس طرح اپنی محدود عقل سے اللہ تعالی کے فیصلوں کا ادراک کرسکتا ہے، وہی جانتے ہیں کہ کس بندے کے حق میں کیا بہتر ہے؟ انسان صرف ظاہر میں چند چیزوں کو دیکھ کر اللہ تعالی سے شکوہ کرنے لگتا ہے اور اللہ تعالی کے فیصلوں کو برا

ماننے لگتا ہے، لیکن حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالی سے بہتر فیصلہ کوئی نہیں کرسکتا کہ کس کے حق میں کیا اور کب بہتر ہے۔

اسی وجہ سے اس حدیث میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرما رہے ہیں کہ جب تم کسی کام کا استخارہ کر چکو تو اس کے بعد اس پر مطمئن ہو جاؤ کہ اب اللہ تعالی جو بھی فیصلہ فرمائیں گے وہ خیر ہی کا فیصلہ فرمائیں گے، چاہے وہ فیصلہ ظاہر نظر میں تمہیں اچھا نظر نہ آرہا ہو، لیکن انجام کے اعتبار سے وہی بہتر ہوگا، اور پھر اس کا بہتر ہونا یا تو دنیا ہی میں معلوم ہو جائے گا، ورنہ آخرت میں جا کر تو یقیناً معلوم ہو جائے گا کہ اللہ تعالی نے جو فیصلہ کیا تھا وہی میرے حق میں بہتر تھا۔

اصلاحی خطبات

استخارہ کے بارے میں چند کوتاہیاں اور غلط فہمیاں

مفتی رشید احمد صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

"اب دیکھیے یہ (استخارہ) کس قدر آسان کام ہے مگر اس میں بھی

لوگوں نے کئی پیوند لگا دیے ہیں:

❶ پہلا پیوند یہ کہ دو رکعت پڑھ کر کسی سے بات کیے بغیر سو جاؤ، سونا ضروری ہے ورنہ استخارہ بے فائدہ رہے گا۔

❷ دوسرا پیوند یہ لگایا کہ لیٹو بھی دائیں کروٹ پر۔

❸ تیسرا یہ کہ قبلہ رو لیٹو۔

❹ چوتھا پیوند یہ لگایا کہ لیٹنے کے بعد اب خواب کا انتظار کرو، استخارہ کے دوران خواب نظر آئے گا۔

❺ پانچواں پیوند یہ لگایا کہ اگر خواب میں فلاں رنگ نظر آئے تو وہ کام بہتر ہوتا ہے، فلاں نظر آئے تو وہ بہتر نہیں۔

❻ چھٹا پیوند یہ لگایا کہ اس خواب میں کوئی بزرگ آئے گا بزرگ کا انتظار کیجیے کہ وہ خواب میں آ کر سب کچھ بتا دے گا، لیکن سوچنے کی بات یہ ہے کہ وہ بزرگ کون ہوگا؟ اگر شیطان ہی بزرگ بن کر خواب میں

آجائے تو اس کو کیسے پتہ چلے گا کہ یہ شیطان ہے یا کوئی بزرگ؟

یاد رکھیے کہ ان میں سے کوئی ایک چیز بھی حدیث سے ثابت نہیں، بس یہ باتیں لکھنے والوں نے کتابوں میں بغیر تحقیق کے لکھ دی ہیں، اللہ تعالیٰ ان لکھنے والے مصنفین پر رحم فرمائیں"۔

خطبات الرشید

باوضو، قبلہ رخ اور دائیں کروٹ پر سونا نیند کے آداب میں سے تو ضرور ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ استخارہ رات کو سونے سے پہلے ان مذکورہ بالا شرائط کے ساتھ لازمی سمجھ کر کیا جائے۔

❶ استخارہ صرف اہم کام کے لیے نہیں!

اکثر لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ استخارہ صرف اسی کام میں ہے جو کام بہت اہم یا بڑا ہے اور جہاں انسان کے سامنے دو راستے ہیں یا جس کام میں انسان کو تردد یا شک ہے صرف ایسے ہی کاموں میں استخارہ کرنا چاہیے، چنانچہ آج کل عوام الناس کو اپنی

زندگی کے صرف چند مواقع پر ہی استخارہ کے مسنون عمل کی توفیق نصیب ہوتی ہے، مثلاً نکاح کے لیے یا کاروبار کے لیے استخارہ کرلیا اور بس! گویا ہم ان چند گنے چنے مواقع پر تو اللہ سے خیر اور بھلائی کے طلب گار ہیں اور باقی تمام زندگی کے روز و شب میں ہم اللہ سے خیر مانگنے سے بے نیاز اور مستغنی ہیں، یہ بات اچھی طرح سمجھ لیجیے کہ استخارہ صرف اہم اور بڑے کاموں ہی میں نہیں ہے بلکہ اپنے ہر کام میں چاہے وہ چھوٹا ہو یا بڑا، اللہ تعالی سے خیر اور بھلائی طلب کرنی چاہیے، اسی طرح استخارے میں یہ بھی ضروری نہیں کہ اس کام میں تردد اور تذبذب ہو تب ہی استخارہ کیا جائے، بلکہ تردد نہ بھی ہو اور اس کام میں ایک ہی صورت اور ایک ہی راستہ ہو تب بھی استخارہ کرنا چاہیے، حدیث نبوی کے الفاظ ہیں:

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعلمنا الاستخارة في الامور كلها. (بخاری)

یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کو ہر کام میں

استخارے یعنی اللہ سے خیر طلب کرنے کی تعلیم دیتے تھے۔

۲ استخارہ کے لیے کوئی وقت مقرر نہیں

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ استخارہ ہمیشہ رات کو سوتے وقت ہی کرنا چاہیے یا عشاء کی نماز کے بعد ہی کرنا چاہیے، ایسا کوئی ضروری نہیں، بلکہ جب بھی موقع ملے اس وقت استخارہ کرلے، نہ رات کی کوئی قید ہے اور نہ دن کی کوئی قید ہے، نہ سونے کی کوئی قید ہے اور نہ جاگنے کی کوئی قید ہے بشرطیکہ وہ نفل کی ادائیگی کا مکروہ وقت نہ ہو۔

۳ استخارہ کے بعد خواب آنا ضروری نہیں

استخارہ کے بارے میں لوگوں کے درمیان طرح طرح کی غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں، عام طور پر لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ''استخارہ'' کرنے کا کوئی خاص طریقہ اور خاص عمل ہوتا ہے، اس کے بعد کوئی خواب نظر آتا ہے اور اس خواب کے اندر ہدایت دی جاتی ہے کہ فلاں کام کرو یا نہ کرو، خوب سمجھ لیں کہ حضور اقدس صلی

اللہ علیہ وسلم سے استخارہ کا جو مسنون طریقہ ثابت ہے، اس میں اس قسم کی کوئی بات موجود نہیں۔

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ استخارہ کرنے کے بعد آسمان سے کوئی فرشتہ آئے گا یا کوئی کشف والہام ہوگا یا خواب آئے گا اور خواب کے ذریعے ہمیں بتایا جائے گا کہ یہ کام کرو یا نہ کرو، یاد رکھیے! خواب آنا کوئی ضروری نہیں کہ خواب میں کوئی بات ضرور بتائی جائے یا خواب میں کوئی اشارہ ضرور دیا جائے، بعض مرتبہ خواب میں آجاتا ہے اور بعض مرتبہ نہیں آتا۔

۴ کسی دوسرے سے ''استخارہ نکلوانا''

استخارہ کے باب میں لوگ ایک غلطی کرتے ہیں اس کی اصلاح بھی ضروری ہے وہ یہ کہ بہت سے لوگ خود استخارہ کرنے کی بجائے دوسروں سے کرواتے ہیں، اور کہتے ہیں کہ آپ ہمارے لیے ''استخارہ نکال دیجیے'' گویا جیسے فال نکالی جاتی ہے ویسے ہی استخارہ بھی نکال دیجیے، دوسروں سے استخارے کروانے کا مطلب تو وہی عمل ہوا جو جاہلیت میں مشرکین کیا کرتے تھے اور

جس کے انسداد اور خاتمے کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو استخارے کی نماز اور دعا سکھائی، اور یہ اسی وجہ سے ہوا کہ لوگوں نے استخارے کو یہ سمجھ لیا ہے کہ اس سے گویا کوئی خبر مل جاتی ہے یا یہ الہام ہو جاتا ہے کہ کیا کرنا چاہیے؟ جس طرح جاہلیت میں تیروں پر لکھ کر یہ معلوم کیا جاتا تھا اسی طرح آج کل تسبیح کے دانوں پر اس قسم کے استخارے کیے جارہے ہیں، یہ طریقہ بالکل غلط ہے اور انتہا تو یہ ہوگئی کہ اب عوام میں یہ رواج چل پڑا ہے کہ ٹی وی اور ریڈیو پر استخارے نکلوائے جارہے ہیں، حالانکہ استخارہ اللہ تعالیٰ سے اپنے معاملے میں خیر اور بھلائی کا طلب کرنا ہے نہ کہ خبر کا معلوم کرنا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہدایت یہ ہے کہ جس کا کام ہو وہ خود استخارہ کرے، دوسروں سے کروانے کا کوئی ثبوت نہیں، جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں موجود تھے اس وقت صحابہ سے زیادہ دین پر عمل کرنے والا کوئی نہیں تھا اور حضور سے بہتر استخارہ کرنے والا بھی کوئی نہ تھا لیکن آج تک کہیں

یہ نہیں لکھا کہ کسی صحابی نے حضور سے جا کر یہ کہا ہو کہ آپ میرے لیے استخارہ کر دیجیے، سنت طریقہ یہی ہے کہ صاحب معاملہ خود کرے، اسی میں برکت ہے۔ لوگ یہ سوچ کر کہ ہم تو گناہ گار ہیں، ہمارے استخارے کا کیا اعتبار؟ اس لیے خود استخارہ کرنے کی بجائے فلاں بزرگ اور عالم سے یا کسی نیک آدمی سے کرواتے ہیں کہ اس میں برکت ہوگی، لوگوں کا یہ زعم اور یہ عقیدہ غلط ہے، جس کا کام ہو وہ خود استخارہ کرے خواہ وہ نیک ہو یا گناہ گار، دوسرے سے استخارہ کرانا اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے، خود دعا کے الفاظ سے بھی یہی مترشح ہو رہا ہے، دعا کے الفاظ میں متکلم کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے، اس لیے صاحب معاملہ کو خود کرنا چاہیے، استخارہ دوسرے سے کروانا، ناجائز تو نہیں لیکن بہتر اور مسنون بھی نہیں ہے۔ سلامتی کا طریقہ وہی ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے کہ صاحب معاملہ خود کرے۔

۸ ہم گناہ گار ہیں! استخارہ کیسے کریں؟

انسان کتنا ہی گناہ گار کیوں نہ ہو، بندہ تو اللہ ہی کا ہے

اور جب بندہ اللہ سے مانگے گا تو جواب ضرور آئے گا، جس ذات کا یہ فرمان ہو کہ "ادعونی استجب لکم" مجھ سے مانگو میں دعا قبول کروں گا۔ تو یہ اس عظیم و کبیر ذات کے ساتھ بدگمانی ہے، وہ ذات تو ایسی ہے کہ شیطان جب جنت سے نکالا جا رہا ہے راندہ درگاہ کیا جا رہا ہے تو اس وقت شیطان نے دعا کی، اللہ نے اس کی دعا کو قبول فرمایا، جو شیطان کی دعا قبول کر رہا ہے کیا وہ ہم گناہ گاروں کی دعا قبول نہ کرے گا اور جب کوئی استخارہ رسول اللہ کی اتباع سنت کے طور پر کرے گا تو یہ ممکن نہیں کہ اللہ دعا نہ سنے بلکہ ضرور سنے گا اور خیر کو مقدر فرمائے گا، اللہ کی بارگاہ میں سب کی دعائیں سنی جاتی ہیں، ہاں یہ ضرور ہے کہ گناہوں سے بچنا چاہیے تا کہ دعا جلد قبول ہو۔

لوگوں میں بکثرت یہ خیال بھی پایا جاتا ہے کہ گناہ گار استخارہ نہیں کر سکتے، یہ دو وجہ سے باطل اور غلط ہے:

۱- پہلی وجہ یہ کہ گناہوں سے بچنا آپ کے اختیار میں ہے، مسلمان ہو کر کیوں گناہ گار ہیں؟ گناہ صادر ہو گیا تو صدق دل

سے توبہ کر لیجیے، بس گناہوں سے پاک ہو گئے، گناہ گار نہ رہے، نیک لوگوں کے زمرے میں شامل ہو گئے، توبہ کی برکت سے اللہ تعالی نے پاک کر دیا، اب اللہ کی اس رحمت کی قدر کریں اور آئندہ جان بوجھ کر گناہ نہ کریں۔

۲- دوسری وجہ یہ کہ استخارہ کے لیے شریعت نے تو کوئی ایسی شرط نہیں لگائی کہ استخارہ گناہ گار انسان نہ کرے، کوئی ولی اللہ کرے، جو شرط شریعت نے نہیں لگائی آپ اپنی طرف سے اس شرط کو کیوں بڑھاتے ہیں؟ شریعت کی طرف سے تو صرف یہ حکم ہے کہ جس کی حاجت ہو وہ استخارہ کرے خواہ وہ گناہ گار ہو یا نیک، جیسا بھی ہو خود کرے، عوام یہ کہتے ہیں کہ استخارہ کرنا بزرگوں کا کام ہے تو استخارہ نکالنے والے پیشہ ور حضرات بھی سمجھنے لگے کہ ہاں! یہ صحیح کہہ رہے ہیں، استخارہ کرنا ہمارا ہی کام ہے، عوام کا کام نہیں، عوام کو غلطی پر تنبیہ کرنے کی بجائے خود غلطی میں شریک ہو گئے، ان کے پاس جو بھی چلا جائے یہ پہلے سے تیار بیٹھے ہیں کہ ہاں لائیں! آپ کا استخارہ ہم ”نکال دیں گے“ اور استخارہ کرنے کو ”استخارہ نکالنا“ کہتے ہیں، یاد رکھیں یہ ایک غلط روش ہے اور اس غلط روش کی اصلاح فرض ہے۔

٦ استخارہ کے ذریعہ گذشتہ یا آئندہ کا کوئی واقعہ معلوم کرنا

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: استخارہ کی حقیقت یہ ہے کہ کسی امر کے مصلحت یا خلاف مصلحت ہونے میں تردد ہو تو خاص دعا پڑھ کر اللہ تعالی کی طرف متوجہ ہو، اس کے دل میں جو بات عزم اور پختگی کے ساتھ آئے اسی میں خیر سمجھے، استخارہ کا مقصد تردد اور شک ختم کرنا ہے نہ کہ آئندہ کسی واقعے کو معلوم کر لینا۔

بعض لوگ استخارہ کی یہ غرض بتلاتے ہیں کہ اس سے گذشتہ زمانے میں پیش آنے والا کوئی واقعہ یا آئندہ ہونے والا واقعہ معلوم ہو جاتا ہے، سو استخارہ شریعت میں اس غرض سے منقول

نہیں، بلکہ وہ تو محض کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کا تردد اور شک دور کرنے کے لیے ہے، نہ کہ واقعات معلوم کرنے کے لیے، بلکہ ایسے استخارہ کے ثمرہ اور نتیجے پر یقین کرنا بھی ناجائز ہے۔

اغلاط العوام

۷ استخارہ کے ذریعے چور کا پتہ یا خواب میں کوئی بات معلوم کرنا

یاد رکھنا چاہیے کہ جس طرح استخارہ سے گذشتہ زمانے میں پیش آنے والا کوئی واقعہ نہیں پتہ چل سکتا بالکل اسی طرح آئندہ پیش آنے والا واقعہ کہ فلاں بات یوں ہوگی معلوم نہیں کیا جاسکتا، اور اگر کوئی استخارہ کو اس غرض کے لیے سمجھے ہوئے ہے تو وہ اپنے غلط خیال کی اصلاح کرے کہ یہ بالکل باطل اعتقاد ہے، مثلاً کسی کے ہاں چوری ہوجائے تو اس غرض کے لیے کہ چور کا پتہ معلوم ہوجائے استخارہ کرنا نہ تو جائز ہے اور نہ مفید ہے۔

اور بعض بزرگوں سے جو اس قسم کے بعض استخارے

منقول ہیں جس سے کوئی واقعہ صراحتاً یا اشارۃً خواب میں نظر آجائے، سو وہ استخارہ نہیں ہے بلکہ خواب نظر آنے کا عمل ہے، پھر اس کا یہ اثر بھی لازمی نہیں، خواب کبھی نظر آتا ہے اور کبھی نہیں اور اگر خواب نظر آ بھی گیا تو وہ محتاج تعبیر ہے، اگرچہ صراحت کے ساتھ نظر آئے پھر تعبیر جو ہوگی وہ بھی ظنی ہوگی یقینی نہیں، اس میں اتنے شبہات ہیں پس اس کو استخارہ کہنا یا مجاز ہے اگر ان بزرگوں سے یہ نام منقول ہے، ورنہ اغلاط عامہ میں سے ہے۔

اصلاح انقلاب امت

۸ استخارہ کام کے ارادہ سے پہلے ہو

استخارہ کا یہ طریقہ نہیں ہے کہ ارادہ ابھی کرلو پھر برائے نام استخارہ بھی کرلو، استخارہ تو ارادہ سے پہلے کرنا چاہیے تاکہ ایک طرف قلب کو سکون پیدا ہوجائے، اس میں لوگ بڑی غلطی کرتے ہیں، استخارہ اس شخص کے لیے مفید ہوتا ہے جو خالی الذہن ہو ورنہ جو خیالات ذہن میں بھرے ہوئے ہوتے ہیں دل اسی جانب مائل ہوجاتا ہے اور وہ شخص اس غلط فہمی کا شکار رہتا ہے کہ یہ بات

استخارہ سے معلوم ہوئی ہے۔

9 استخارہ صرف جائز کاموں میں ہے

ایک بات یہ بھی سمجھ لینی چاہیے کہ استخارہ کا محل مباحات ہے ، جو مباح یعنی جائز کام ہیں ان میں استخارہ کرنا چاہیے، جو چیزیں اللہ نے فرض کردی ہیں یا واجبات اور سنن مؤکدہ ہیں ان میں استخارے کی حاجت نہیں۔

اسی طرح جن کاموں کو اللہ اور اس کے رسول نے حرام اور ناجائز کردیا ہے ان میں بھی استخارہ نہیں ہے ، مثلاً کوئی آدمی استخارہ کرے کہ نماز پڑھوں یا نہ پڑھوں؟ روزہ رکھوں یا نہ رکھوں؟ تو یہاں استخارہ نہیں ، یہ کام تو اللہ تعالی نے فرض کردیا ہے ، یا کوئی شخص اس بارے میں استخارہ کرے کہ شراب پیوں یا نہ پیوں، رشوت لوں کہ نہ لوں ، ویڈیو فلموں کا کاروبار کروں نہ کروں، سودی معاملہ کروں یا نہ کروں تو ان سب منہیات میں بھی استخارہ نہیں کیا جائے گا، بلکہ یہ سب تو حرام ہیں، استخارہ ان چیزوں میں کیا جائے جو جائز امور ہیں، رزق حلال کے حاصل

کرنے اور کسب معاش کے لیے استخارے کی ضرورت نہیں کیونکہ یہ تو فریضہ ہے استخارہ اس میں کیا جائے کہ رزق حلال کے حصول کے لیے ملازمت کروں یا تجارت کروں ؟ تجارت کپڑے کی کی جائے یا اشیائے خورد و نوش کی؟ اب یہاں استخارہ کی ضرورت ہے ، اسی طرح اگر حج کے لیے جانا ہو تو یہ استخارہ نہ کرے کہ میں جاؤں یا نہ جاؤں؟ بلکہ یوں استخارہ کرے کہ فلاں دن جاؤں یا نہ جاؤں ؟۔

رشتوں کے لیے استخارہ

رشتہ کا معاملہ عام معاملات سے الگ ہے، یہ صرف اولاد کا کام نہیں بلکہ والدین کا کام بھی ہے، صحیح رشتہ کا انتخاب والدین ہی کرسکتے ہیں، یہ ان کی ذمہ داری ہے اور ان کو مستقبل کے حوالے سے سوچنا پڑتا ہے کہ کہاں رشتہ کریں؟ اس لیے بہتر یہ ہے کہ جن لڑکوں یا لڑکیوں کی شادی کا مسئلہ ہے وہ خود بھی استخارہ

کرلیں اور اگر ان کے والدین زندہ ہوں تو وہ بھی کرلیں۔

استخارہ ہر مشکل، پریشانی اور فتنے سے بچاؤ کا حل

محدث العصر حضرت بنوری رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ:

"دورِ حاضر میں امت کا شیرازہ جس بری طرح سے بکھر گیا ہے، مستقبل قریب میں اس کی شیرازہ بندی کا کوئی امکان نظر نہیں آتا، جب استشارے کا راستہ بند ہو گیا تو اب صرف استخارہ کا راستہ ہی باقی رہ گیا ہے، حدیث شریف میں تو فرمایا تھا:

مَاخَابَ مَنِ اسْتَخَارَ وَمَا نَدِمَ مَنِ اسْتَشَارَ

ترجمہ: جو استخارہ کرے گا خائب وخاسر (ناکام

اور نقصان اٹھانے والا) نہ ہوگا، اور جو مشورہ کرے گا وہ پشیمان شرمندہ نہ ہوگا۔

عوام کے لئے یہی دستور العمل ہے کہ اگر کوئی ان فتنوں میں غیر جانبدار نہیں رہ سکتا تو مسنون استخارہ کرکے عمل کرے اور امید ہے کہ استخارہ کے بعد اس کا قدم صحیح ہوگا، مسنون استخارہ کا مطلب یہی ہے کہ انسان جب کسی امر میں متحیر اور متردد ہوتا ہے اور کوئی واضح اور صاف پہلو نظر نہیں آتا، اس کا علم رہنمائی سے قاصر اور اس کی طاقت بہتر کام کرنے سے عاجز تو حق تعالیٰ کی بارگاہ رحمت والطاف میں التجا کرتا ہے اور حق تعالیٰ کی بارگاہ سے دعا، توکل تفویض اور تسلیم ورضا بالقضاء کے راستوں سے کرتا ہے کہ وہ اس کی دستگیری اور رہنمائی فرمائے، بہتر صورت پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)"۔

استخارہ کے خودساختہ طریقے اوران کے مفاسد

اس زمانے کے مسلمانوں نے استخارہ کے کئی ایسے طریقے خود گھڑ لیے ہیں جن کا طریقہ مسنونہ سے کوئی دور کا بھی تعلق نہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو استخارہ کا طریقہ بیان فرمایا درحقیقت وہ اللہ تعالی کے حکم سے ہے جو اللہ تعالی نے اپنے رسول کے ذریعے بندوں تک پہنچایا مگر بندوں نے یہ قدر کی کہ اسے پس پشت ڈال کر اپنی طرف سے کئی طریقے ایجاد کر لیے، اللہ تعالی نے جو استخارہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سکھایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی اپنی امت کو سکھایا اور ایسے اہتمام سے سکھایا جیسے قرآن کی سورت سکھاتے تھے۔

مگر آج کے مسلمانوں نے اللہ تعالی کے ارشاد فرمائے ہوئے طریقے کے مقابلے میں اپنی پسند کے مختلف طریقے گھڑ

لیے ہیں، انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقے پر اعتماد نہیں۔ تو وہ تمام طریقے مسنون نہیں ہے، کوئی تکیہ کے نیچے رکھنے کا ہے، کوئی سر کے گھوم جانے کا ہے، کوئی تسبیح پر پڑھنے کا ہے وغیرہ وغیرہ، اس میں سے کوئی سنت سے ثابت نہیں ہے بلکہ ان طریقوں میں تو ایک گونہ خطرے کا اندیشہ ہے، رسول اللہ کا سنت طریقہ چھوڑ کر دوسرے طریقے اختیار کرنا پتہ نہیں اللہ کو پسند بھی ہو یا نہ ہو۔

وقت کی کمی اور فوری فیصلے کی صورت میں استخارے کا ایک اور مسنون طریقہ

سنت استخارے کا ایک تفصیلی طریقہ تو وہ ہوا جس کو ماقبل میں تفصیل سے بیان کر دیا گیا لیکن قربان جایے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وقت کی کمی اور فوری فیصلے کی صورت میں بھی ایک مختصر سا استخارہ تجویز فرما دیا تا کہ استخارے سے محرومی نہ

ہو جائے، اس سے قبل استخارہ کا جو مسنون طریقہ عرض کیا گیا، یہ تو اس وقت ہے جب آدمی کو استخارہ کرنے کی مہلت اور موقع ہو، اس وقت تو وضو کر کے دو رکعت نفل پڑھ کر وہ استخارہ کی مسنون دعا کرے، لیکن بسا اوقات انسان کو اتنی جلدی اور فوری فیصلہ کرنا پڑتا ہے، دو رکعت پڑھ کر دعا کرنے کا موقع ہی نہیں ہوتا، اس لیے کہ اچانک کوئی کام سامنے آگیا اور فوراً اس کے کرنے یا نہ کرنے کا فیصلہ کرنا ہے، اتنا وقت ہے نہیں کہ دو رکعت نفل پڑھ کر استخارہ کیا جائے تو ایسے موقع کے لیے خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دعا تلقین فرمائی، وہ یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ خِرْ لِيْ وَاخْتَرْ لِيْ [کنز العمال]

اے اللہ! میرے لیے آپ پسند فرما دیجیے کہ مجھے کون سا راستہ اختیار کرنا چاہیے، بس یہ دعا پڑھ لے، اس کے علاوہ ایک اور دعا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تلقین فرمائی ہے، وہ یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ وَسَدِّدْنِيْ [صحیح مسلم]

اے اللہ! میری صحیح ہدایت فرمایے اور مجھے سیدھے

راستے پر رکھیے۔

اسی طرح ایک اور مسنون دعا ہے:

اَللّٰهُمَّ أَلْهِمْنِيْ رُشْدِيْ

ترمذی

اے اللہ! جو صحیح راستہ ہے وہ میرے دل پر القا فرما دیجیے، ان دعاؤں میں سے جو دعا یاد آجائے اس کو اسی وقت پڑھ لے، اور اگر عربی میں دعا یاد نہ آئے تو اردو ہی میں دعا کر لو کہ اے اللہ! مجھے یہ کشمکش پیش آئی ہے، آپ مجھے صحیح راستہ دکھا دیجیے، اگر زبان سے نہ کہہ سکو تو دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ سے کہہ دو کہ یا اللہ! یہ مشکل اور یہ پریشانی پیش آگئی ہے، آپ صحیح راستے پر ڈال دیجیے جو راستہ آپ کی رضا کے مطابق ہو اور جس میں میرے لیے خیر ہو۔

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ کا ساری عمر یہ معمول رہا کہ جب کبھی کوئی ایسا معاملہ پیش آتا جس میں فوری فیصلہ کرنا ہوتا کہ یہ دو راستے ہیں ان میں سے ایک راستے کو اختیار کرنا ہے تو آپ اس وقت چند لمحوں کے لیے

آنکھ بند کر لیتے، اب جو شخص آپ کی عادت سے واقف نہیں اس کو معلوم ہی نہیں ہوتا کہ یہ آنکھ بند کر کے کیا کام ہو رہا ہے، لیکن حقیقت میں وہ آنکھ بند کر کے ذرا سی دیر میں اللہ تعالی کی طرف رجوع کر لیتے اور دل ہی دل میں اللہ تعالی سے دعا کر لیتے کہ یا اللہ! میرے سامنے یہ کشمکش کی بات پیش آگئی ہے، میری سمجھ میں نہیں آرہا ہے کہ کیا فیصلہ کروں، آپ میرے دل میں وہ بات ڈال دیجیے جو آپ کے نزدیک بہتر ہو، بس دل ہی دل میں یہ چھوٹا سا اور مختصر سا استخارہ ہو گیا۔

حضرت ڈاکٹر عبدالحئی عارفی صاحب رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص ہر کام کرنے سے پہلے اللہ تعالی کی طرف رجوع کر لے تو اللہ تعالی ضرور اس کی مدد فرماتے ہیں، اس لیے کہ تمہیں اس کا اندازہ نہیں کہ تم نے ایک لمحہ کے اندر کیا سے کیا کر لیا، یعنی اس ایک لمحے کے اندر تم نے اللہ تعالی سے رشتہ جوڑ لیا، اللہ تعالی کے ساتھ اپنا تعلق قائم کر لیا، اللہ تعالی سے خیر مانگ لی اور اپنے لیے صحیح راستہ طلب کر لیا، اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک طرف

تمہیں صحیح راستہ مل گیا اور دوسری طرف اللہ تعالی کے ساتھ تعلق قائم کرنے کا اجر بھی مل گیا اور دعا کرنے کا بھی اجر و ثواب مل گیا، کیونکہ اللہ تعالی اس بات کو بہت پسند فرماتے ہیں کہ بندہ ایسے مواقع پر مجھ سے رجوع کرتا ہے اور اس پر خاص اجر و ثواب بھی عطا فرماتے ہیں، اس لیے انسان کو اللہ تعالی کی طرف رجوع کرنے کی عادت ڈالنی چاہیے، صبح سے لے کر شام تک نہ جانے کتنے واقعات ایسے پیش آتے ہیں جس میں آدمی کو کوئی فیصلہ کرنا پڑتا ہے کہ یہ کام کروں یا نہ کروں، اس وقت فوراً ایک لمحہ کے لیے اللہ تعالی سے رجوع کر لو، یا اللہ! میرے دل میں وہ بات ڈال دیجیے جو آپ کی رضا کے مطابق ہو۔

الغرض استخارہ اللہ تعالی سے خیر مانگنے اور بھلائی طلب کرنے کا مسنون ذریعہ ہے لہذا اس بات کی کوشش کی جائے کہ اس کی وہی اصل شکل اور روح برقرار رہے جو شریعت اسلام نے واضح فرمائی ہے، محض سنی سنائی باتوں پر کان دھرنے کے بجائے

حضرات علماء کرام سے رہنمائی حاصل کی جائے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالی ہم سب کو دین کی صحیح معنی میں سمجھ ،اس پر عمل کرنے والا اور عملا اس کو روئے زمین پر قائم کرنے والا بنائے ،آمین۔

وہ کتب جن سے استفادہ کیا گیا

کتاب	مصنف
حجۃ اللہ البالغۃ	حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمہ اللہ
مظاہر حق	علامہ محمد قطب الدین خان دہلوی رحمہ اللہ
اصلاح انقلاب امت	حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ
اغلاط العوام	حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ
اشرف المعمولات	حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ
الکلام الحسن	حضرت مولانا مفتی محمد حسن رحمہ اللہ
مجالس مفتی اعظم	حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ
دور حاضر کے فتنے اور ان کا علاج	حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ
خطبات الرشید	حضرت مولانا مفتی رشید احمد رحمہ اللہ
تحفۃ المسلمین	حضرت مولانا محمد عاشق الہی رحمہ اللہ
رحمۃ اللہ الواسعۃ	حضرت مولانا سعید احمد پالن پوری صاحب مدظلہ
اصلاحی خطبات	حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ

جادو، اثراتِ شیاطین وجن اور دیگر امراض سے شفایابی کے چند عملیات جو احادیث رسول ﷺ سے ثابت ہیں

① حضور ﷺ حضرات حسنین رضی اللہ عنہما کے لیے اور حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے بیٹوں حضرت اسماعیل اور حضرت اسحاق علیہ السلام کے لیے یہ دعا مانگا کرتے تھے:

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّ هَامَّةٍ وَّمِنْ عَيْنٍ لَّامَّةٍ ﴿ترمذی ۲/۲۷﴾

ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ کے ہمہ گیر کلمات کی پناہ لیتا ہوں ہر شیطان اور زہریلی بلا کے شر سے اور ہر لگنے والی نظر بد کے شر سے۔

② تکلیف کی جگہ پر ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھنا:

(تین مرتبہ) بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اور
اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ

ترجمہ: میں اللہ اور اس کی قدرت کی پناہ لیتا ہوں اس تکلیف کے شر سے جو مجھے ہو رہی ہے اور جس سے میں ڈر رہا ہوں ﴿مشکوۃ ۱/۱۳۴﴾

③ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ یہ دعا بڑے بچوں کو سکھایا کرتے اور چھوٹے بچوں کے گلے میں لکھ کر ڈال دیا کرتے تھے:

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَ شَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنَ

ترجمہ: میں اللہ کے ہمہ گیر کلمات کی پناہ لیتا ہوں اللہ کے غضب وغصہ سے، اس کی پکڑ سے، اس کے بندوں کے شر سے اور شیطان کے کچوکوں وسوسوں سے اور اس سے کہ وہ شیطان میرے پاس آئیں۔ ﴿ابوداود ۲/۱۸۷، ترمذی ۲/۱۹۱﴾

④ مریض پر داہنا ہاتھ پھیرتا جائے اور یہ پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُكَ شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا

ترجمہ: اے اللہ! تکلیف کو دور فرما، اے لوگوں کے پروردگار اس بیمار کو شفا دے اور تو ہی شفا دینے والا ہے، تیری شفا کے سوا کوئی شفا نہیں، ایسی شفا دے کہ کوئی بیماری باقی نہ

رہنے دے۔ مسلم ۲/ ۲۲۲

⑤ یہ دعا پڑھ کر دم کرے:

بِسْمِ اللهِ اَرْقِيْكَ وَاللهُ يَشْفِيْكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ فِيْكَ مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ

ترجمہ: میں اللہ کے نام کے ساتھ تجھ پر دم کرتا ہوں اور اللہ ہی تجھ کو شفا دے گا ہر اس بیماری سے جو تیرے اندر ہو اور جھاڑ پھونک کرنے والی عورتوں کے شر سے اور ہر حسد کرنے والے کے شر سے جبکہ وہ حسد کرنے لگے۔ ابن ماجہ ۲۶۰

⑥ جس شخص نے بھی کسی ایسے مریض کی عیادت کی جو کی موت نہ آئی ہو اور یہ درج ذیل دعا سات مرتبہ کی تو اللہ تعالی اس مریض کو اس مرض سے ضرور شفا دے دیں گے:

اَسْأَلُ اللهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ

ترجمہ: میں خدائے بزرگ و برتر سے دعا کرتا ہوں جو عرش عظیم کا مالک ہے کہ وہ تجھے شفا دے دے۔ ابوداود ۲/ ۸۶

⑦ سورہ فلق اور سورہ ناس (معوذتین) پڑھ کر دم کرنا۔

استخارہ مسنون عمل ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو استخارہ کی باقاعدہ تعلیم دیا کرتے تھے، اس وقت امت مسلمہ کا اجتماعی المیہ یہ ہے کہ وہ اس مسنون عمل سے بے خبر ہے، دوسری طرف استخارہ کے نام پر مختلف لوگوں نے کئی خرافات متعارف کروارکھی ہیں جو سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکہ دیکر ان سے مال ہتھیانے میں مصروف ہیں۔

ہمارے جامعہ کے استاذ عزیزم مولوی محمد عمر انور سلمہ نے استخارے کے موضوع پر ایک مضمون لکھا تھا جو ماہنامہ "بینات" میں شائع ہوا، عوام الناس کے لیے عام فہم زبان اور سہل انداز میں ہونے کی وجہ سے یہ مضمون بہت پسند کیا گیا، کئی معاصر رسالوں نے اسے شامل اشاعت بھی کیا، یہ پذیرائی اس مضمون کے قابل استفادہ ہونے کی دلیل ہے، اللہ تعالی اس مفید کوشش کو بار آور فرمائے، موصوف کو اس قسم کے کاموں کی مزید توفیق نصیب فرمائے اور ان کے علم وعمل میں برکت وترقی مقدر فرمائے، آمین۔

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب